سوال

(210) سفر کی مسافت اور قصر نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1) کیا 12 میل سفر کی نیت سے گھر سے نکلا جائے تو نماز قصر کر سکتا ہے؟

2) کسی جگہ پر قیام کی نیت چار دن سے زیادہ ہو تو نماز کو پورا پڑھنا چاہیے یا قصر؟ (عابد الرحمن)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کتاب صلوة المسافرین باب اول ج 1 ص 242 حدیث: 691 میں ہے: عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ، أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

یحیی بن یزید الہانی سے راویت ہے کہ میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے نماز قصر کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) کے لیے نکلتے تو دو رکعتیں پڑھتے، تین میل یا تین فرسخ کے بارے میں شعبہ کو شک ہے۔

شک کو دور کرتے ہوئے نو میل کو اختیار کریں، جو کہ عام گیارہ میل کے برابر ہے لہذا ثابت ہوا کہ کم از کم گیارہ میل (تقریبا 20 یا 22 کلو میٹر) کے سفر پر قصر کرنا جائز ہے۔

اگر کسی شخص کی نیت چار دن سے زیادہ قیام کی ہو تو بھی قصر پڑھے گا تاہم روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رو سے اگر اس کا ارادہ انیس دن یا اس سے زیادہ ہو تو اسے نماز پوری پڑھنی چاہیے۔ صحیح بخاری (ابواب تقصیر الصلوة، باب ماجاء فی التقصیر وکم یقیم حتی یقصر ج 1 ص 147 حدیث: 1080) میں ہے: " عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا، وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہت کہ جب نبی ﷺ نے (ایک جگہ) انیس دن قیام کیا۔ آپ قصر کرتے رہے، پس ہم جب انیس دن (قیام) کا سفر کرتے تو قصر کرتے اور اگر اس سے زیادہ (قیام) کرتے تو پوری (نماز) پڑھتے۔

اس کے مقابلے میں تین یا چار دن کی کوئی صریح دلیل نہیں ہے (شہادت، اپریل 2001، الحدیث: 36)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ436

محدث فتویٰ